السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نماز ادا کرتے ہوئے جب سجدہ کو جائیں تو پہلے ہاتھ رکھیں یا گھٹنے ؟ صحیح حدیث کی رُو سے وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں سجدہ کو جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھنا ہی صحیح ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((إذا سجد أحدکم فلا یبرک کما یبرک البعیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ))

''جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے''۔
اس حدیث کی سند جید ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ، امام زرقانی رحمہ اللہ، امام عبدالحق اشبیلی رحمہ اللہ، علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا یہ حدیث سیدنا وائل بن حجر والی حدیث سے زیادہ قوی ہے۔ ملاحظہ ہو مجموعہ ۳/ ٤٢١ تحفة الاحوذی ۲۲۹/۱ بلوغ المرام مع سبل السلام ۱/٣١٦) اس حدیث کی شاہد حدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث بھی ہے۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث ابن خزیم (٦٢٧) دار قطنی ۳۴۴/ ۱، بیہقی ۱۰۰/۲ حاکم ۲۲۶/ ۱ میں ہے۔ اس حیدث کو امام حاکم نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ جو لوگ سجدہ جاتے ہوئے پہلے گھٹنے رکھنے کے قائل ہیں۔ وہ یہ روایت پش کرتے ہیں۔

[(عن وائل بن حجر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ وإذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ))

''وائل بن حجر رحمہ اللہ سے روایات ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب سجدے سے اٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے''۔ (ابوداؤد (۸۳۸)، نسائی ۲۰۶/۲، ترمذی (۲۶۸)، ابن ماجہ (۸۸۲)، دارمی ۳۰۳/ ۱، ابن خزیمہ (۶۲۶)، طحاوی ۲۵۵/ ۱، ابن حبان (۴۸۷)، دار قطنی، ۳۴۵/ ۱، بیہقی ۹۸/ ۲، شرح السنہ (۶۴۲)
لیکن یہ روایت ضعیف ہے اس کی سند میں شریک بن عبداللہ القاضی ضعیف راوی ہیں۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو سلسلة الاحادیث الضعیفة ۳۲۹/ ۲)۔
مذکورہ بالا تفصیل سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ راجح اور قومی مذہب کی یہی ہے کہ سجدے میں جاتے وقت آدمی گھٹنوں کے بجائے پہلے اپنے ہاتھ زمین پر رکھے۔ امام اوزاعی، امام مالک، امام ابنِ خمر رحمہ اللہ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن جنبل کا بھی یہی مذہب ہے۔
حدیث وائل بن حجر کو اگر صحیح یتسلیم کر لیا جائے تو پھر بھی ترجیح اسی موقف کو ہے۔ اسلئے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث قولی ہے اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث فعلی ہے اور تعارض کی صورت میں قولی حدیث کو فعلی حدٰث پر ترجیح دی جاتی ہے اور سیدنا ابوہریرہ رحمہ اللہ کی حدیث کی شاہد ابن عمر رضی اللہ عنہ والی صحیح حدیث بھی ہے۔ علاوہ ازیں سیدنا ابوہریرہ رحمہ اللہ کی حدیث میں ہاتھوں سے قبل گھٹنے رکھنے کی ممانعت ہے اور تعارض کی صورت میں ممانعت والی رویات کو لیا جات اے۔ تفصیل کیلئے دیکھیں۔ (محلی ابن حزم ۱۲۹/۴، ۱۳۰)
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ